خبرونظر

اپریل 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

امریکی تاریخ کے کورس کا انعقاد

امریکی سفارتخانہ ،اسلام آباد کی افسر ایسپرانزا ٹیلگمین پشاور میں خواتین کے عالمی دن کے موقع پر امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے زیراہتمام ایک تقریب میں خاتون بینکر شمع خان سے خواتین کو درپیش مسائل پر بات چیت کررہی ہیں۔

امریکی قونصل خانہ پشاور میں مختلف تقریبات کی تصویری جھلکیاں

پشاور یونیورسٹی کے شعبہ جرنلزم کے طالبعلم لنکن کارنر میں جمہوریت میں میڈیا کے کردار کے موضوع پر بین الکلیاتی مباحثہ میں شریک ہیں۔ امریکی قونصل خانہ کی شعبہ امور عامہ کی نائب افسر رویا ملر بھی تصویر میں نمایاں ہیں۔

پشاور میں امریکی قونصل خانہ کے جنرل سروسز آفیسر جیمز کوڈنگٹن پشاور ماڈل گرلز اسکول کی طالبات اور اساتذہ سے امریکی ریاست ٹیکساس کی تاریخ کے بارے میں باتیں کررہے ہیں۔

خبر و نظر

اپریل 2008ء شمارہ نمبر 4

فہرستِ مضامین

04	قارئین خبر و نظر کے خطوط
05	سفیر پیٹرسن کی رہائش گاہ پر پاکستانی مصوروں کے فن پاروں کی نمائش
06	شرکت کرنے والے مصوروں کا مختصر تعارف
08	کوئی قوم برڈ فلو کے مرض پر تنہا قابو نہیں پاسکتی: برائن ہنٹ
09	دہشت گردی کے خلاف اسلامی تعلیمات ۔ ایک مباحثہ
10	امریکی نائب وزیر خارجہ نیگرو پونٹے کا دورۂ پاکستان
12	یو ایس ایڈ کی جانب سے صحت کے منتظمین کیلئے تولیدی صحت کی تربیت
13	مقامی کاروبار کے لئے نئے منصوبہ کا آغاز
14	زندگی اور تہذیب پر مہذب معاشرہ کے اثرات
16	امریکی کلچرل اتاشی کا دورۂ مری
17	امریکی سفیر اور گورنر سرحد نے صحت عامہ کے منصوبوں کا جائزہ لیا
18	نیشنل لائبریری میں امریکی تاریخ کے کورس کا انعقاد
20	امریکی کورس کے متعلق شرکاء طالبعلموں کے تاثرات

ایڈیٹران چیف

الیزبتھ اوکولٹن

مینیجنگ ایڈیٹر

میگن ایلس

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ

سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607

ای میل: Infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

تجمل حسین چوراہی

طباعت

کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

اردو سرورق

اسلام آباد میں منعقد ہونے والے امریکی تاریخ کے کورس

کی مختلف نشستوں کی تصویری جھلکیاں

قارئینِ خبرونظر کے خطوط

بہت سی غلطیاں

فروری 2006ء کا ''خبرونظر'' موصول ہوا۔ یہ ماہنامہ ہر ماہ 12 سے 15 تاریخ کے درمیان میں موصول ہو جاتا ہے، مگر باقاعدگی سے، جس کے لئے آپ کا بے حد شکریہ۔ ماہنامہ اپنے گیٹ اپ، تصاویر، تحریروں، کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے واقعی منفرد رسالہ ہے لیکن اس مرتبہ کتابت یا پروف ریڈنگ کے لحاظ سے بہت سی غلطیاں نظر آئیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دفعہ رسالہ جلدی میں چھاپ کے تقسیم کیا گیا۔ چند غلطیوں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ صفحہ 6 پر پہلی تصویر کے کیپشن میں یہ فقرہ بڑا عجیب لگا کہ 'امریکی لوگ خاندان کے اکھٹا ہونے کو کتنی اہمیت دیتے ہیں اور اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں۔' اگر بات صرف کرسمس کے دن کے حوالے سے ہے تو ٹھیک ورنہ تو ہمارے علم کے مطابق وہاں خاندانی نظام یا رشتے اس طرح نہیں جس طرح ایشیائی ممالک میں ہیں ورنہ وہاں اولڈ ہومز کی ضرورت سب سے زیادہ کیوں ہے اور Mother's Day اور Father's Day جیسے دن کیوں منائے جاتے ہیں۔ ایک بات اور کہ کسی امریکی پروگرام کے تحت امریکہ جانے والے پاکستانی کے مضمون میں وہاں کے روشن پہلو ہی کیوں اجاگر کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سید حسن رضا اور امتیاز متین نے اپنے مضامین میں تحریر کیا ہے۔ کیا وہاں کے نظامِ زندگی کے تاریک پہلو یا وہاں برئیاں اور خرابیاں نہیں ہیں؟

گلزار عثمانی
لاہور

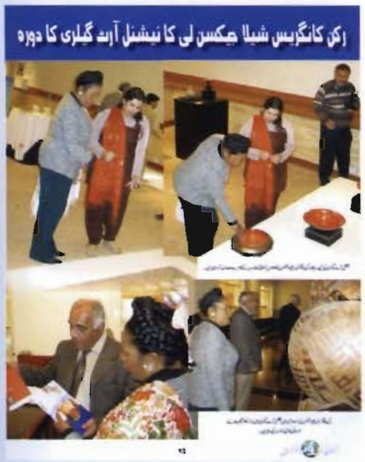

امریکہ شناسی

آپ کا خوبصورت رسالہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ جس سے امریکہ کے بارے میں ٹھوس اور تعمیری معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ''خبرونظر'' کے مطالعہ سے امریکہ شناسی میں بیحد مدد ملتی ہے خاص طور پر پاکستان جیسے ترقی پزیر ملک کے سماجی اور اقتصادی میدانوں میں امریکہ کی دلچسپی اور عملی تعاون کی بھرپور تصویر ملتی ہے۔ ظاہری تزئین و آرائش، خوبصورت رنگین تصاویر، عمدہ کاغذ، دیدہ زیب طباعت اور متنوع مضامین کے سبب یہ جریدہ باشعور اور تعلیم یافتہ طبقہ میں بیحد مقبولیت کا حامل ہے۔

انجینئر جاوید اختر خاصخیلی
ماتلی، سندھ

گلہ

''خبرونظر'' کا فروری 2008ء کا شمارہ نظروں سے گزرا۔ بہت اچھا میگزین ہے کیونکہ اس سے علم ہو جاتا ہے کہ امریکہ ہمارے ملک میں کون کون سے رفاہی کاموں پر توجہ دے رہا ہے جس سے دونوں ممالک کے لوگوں کے مابین محبت بڑھے۔ لیکن ایک بات کا گلہ ہے کہ فروری کا شمارہ 12 مارچ کو ملا حالانکہ مارچ میں مارچ کا ''خبرونظر'' ملنا چاہئے تھا۔

ڈاکٹر انصر حیات بیگ
خوشاب

ممتاز آرٹسٹ جمال شاہ اور ان کی اہلیہ آمنہ جمال سفیر پیٹرسن سے باتیں کر رہے ہیں۔ تصویر میں کلچرل اتاشی کونسٹینس کولڈنگ جونز بھی نمایاں ہیں۔

سفیر پیٹرسن کی رہائش گاہ پر پاکستانی مصوروں کے فن پاروں کی نمائش

امریکہ کے ساتھ ثقافتی تعلقات قائم کرنے میں ممتاز پاکستانی مصوروں کی اعانت

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے زور دے کر کہا ہے کہ پاکستان کے چنیدہ بہترین جدید مصوروں کے کام کے ذریعہ "جاری مکالمہ اور تبادلوں" کو "باہمی تعلقات اور مفاہمت" کو فروغ دینے کیلئے بروئے کار لانا چاہیئے۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے 7 مارچ 2008ء کو اپنی رہائش گاہ پر "فن کے ذریعہ ثقافتی پل" کے عنوان سے منعقد ہونے والی ایک عکسی نمائش کے استقبالیہ میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ "فن کے نمونے عالمگیریت کے بین الاقوامی رجحان کے مثبت پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں۔ فنکاروں کے اسالیب اور ذریعہ اظہار کسی ایک طرز کے ثقافتی رواج کے تسلط سے گریز کرتے ہیں، بلکہ وہ خیالات کے بہاؤ اور تخلیقی تحرکات کو اپناتے ہیں تا کہ ایسے اظہار کو منتخب کریں جو سب سے زیادہ معنیٰ خیز ہو۔"

نمائش میں اسلام آباد، کراچی، لاہور اور کوئٹہ سے تعلق رکھنے والے اُن ممتاز پاکستانی مصوروں کی تخلیقات رکھی گئی ہیں جو امریکہ میں پیشہ ورانہ تجربات سے گزر رہے ہیں۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ "ان مصوروں نے اپنے کام کے ذریعہ ثقافتی پل تعمیر کر کے امریکہ اور پاکستان کیلئے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مختلف پس منظر کے حامل ساتھی مصوروں کے ساتھ یہ مخلوط تہذیبی تجربہ اور مکالمہ ان کے کاموں میں بھی نمایاں ہے۔

امریکی سفیر نے امید ظاہر کی کہ یہ مصور اور ان کے شاگرد اور ان کے کام سے متاثر دیگر فنکار پاکستان اور امریکہ کو قریب تر لانے کے لئے اپنے فن کے ذریعہ پل تعمیر کرتے رہیں گے۔

ممتاز مصور مہرافروز اور رفعت علوی عکسی نمائش میں ہم عصر مصوروں کی تصاویر دیکھ رہی ہیں۔

ممتاز فنکار شایان ملک اور سہیل ملک امریکی قونصل خانہ پشاور کے امور عامہ کے افسر اسٹیو ولیمز سے محو گفتگو ہیں۔

لاہور سے تعلق رکھنے والے معروف مصور اقبال حسین سفیر پیٹرسن کے ساتھ۔

مصوروں کا مختصر تعارف

ناہید رضا کراچی میں سینٹرل انسٹیٹیوٹ آف آرٹس اینڈ کرافٹس کی پرنسپل اور پاکستان کی ایک ماہر مصورہ ہیں۔ 2007 میں انہوں نے پاکستان کا اعلیٰ ترین اعزاز، تمغہ حسن کارکردگی حاصل کیا۔ وہ اپنے فن پاروں کی نمائش امریکہ میں کر چکی ہیں اور انہوں نے نیو پلز (New Paltz) کے مقام پر سٹیٹ یونیورسٹی آف نیو یارک میں فیلو شپ اور ریذیڈنسی پروگرام مکمل کیا ہے۔

بشیر احمد لاہور میں نیشنل کالج آف آرٹس کے شعبہ فنون لطیفہ کے سربراہ ہیں۔ وہ کئی برس تک اس کالج کے منی ایچر (Miniatures) ڈیپارٹمنٹ کے بھی سربراہ رہے۔ انہوں نے سٹل واٹر (Stillwater) کی اوکلاہوما سٹیٹ یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف آرکنسا میں تدریسی فرائض انجام دیئے اور یونیورسٹی آف میری لینڈ، ہاورڈ یونیورسٹی اور آرکنسا آرٹ انسٹیٹیوٹ میں لیکچر دیئے۔

عائشہ درانی کا تعلق لاہور سے ہے اور یہ منی ایچر آرٹ کی ماہر ہیں۔ انہیں جون 2006 میں ورمانٹ سٹوڈیو سینٹر کی ریذیڈنسی سے نوازا گیا۔

جمال شاہ ایک معروف ثقافتی شخصیت ہیں۔ انہیں نہ صرف فن مصوری بلکہ فن اداکاری میں اعلیٰ کارکردگی کے ایوارڈ حاصل کرنے کی وجہ سے شہرت حاصل ہے۔ وہ اسلام آباد میں نیشنل آرٹ گیلری کے سربراہ ہیں۔ امریکہ میں ان کے تجربات میں ایک فلم کا منصوبہ اور عجائب گھروں کے انتظام کے بارے میں ایک کورس شامل ہے۔

فوزیہ عزیز من اللہ اسلام آباد کی ایک مصورہ، مصنفہ اور کتابی تصاویر بنانے کی ماہر ہیں۔ وہ آرٹ مائلز مورل (Miles Mural) پراجیکٹ اور واشنگٹن ڈی سی میں انٹرنیشنل چائلڈ آرٹ فاؤنڈیشن کی شریک کار بھی ہیں۔ انہوں نے نیو یارک کے پریٹ (Pratt) انسٹیٹیوٹ سے تعلیم حاصل کی ہے۔

مبینہ زبیری اسلام آباد میں رہتی ہیں۔ انہوں نے ریاست آئیووا کے شہر آئیووا کے ایک ہائی سکول میں چار برس تک تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ آرٹ اور گیلریز کے موضوع پر تحقیقی کام کیا۔ بعد میں انہوں نے گرینچ ولیج نیو یارک کی تنظیم آرٹ سٹوڈنٹس لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔

مہر افروز کراچی میں مقیم ایک پرنٹ میکر ہیں۔ اُن کے کام سے پاکستان کی خواتین کے بارے میں اُن کی تشویش کی عکاسی ہوتی ہے۔ انہوں نے سان فرانسیسکو، کیلی فورنیا کے کالا (Kala) انسٹیٹیوٹ میں وڈ کٹنگ اور پرنٹ میکنگ کے کورس میں شرکت کی۔

مسرت ناہید امام ایک مصورہ اور مصنفہ ہونے کے علاوہ نیشنل آرٹ گیلری اسلام آباد میں ویژویل آرٹس کے شعبے کی ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے یونیورسٹی آف ہوائی کے پرنٹ میکنگ کے شعبے میں داخلہ لیا اور لیتھوگرافی کے جدید طریقوں کے بارے میں تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے ہوائی میں ایسٹ ویسٹ سینٹر کے انسٹیٹیوٹ آف کلچر اینڈ کمیونیکیشن کے آرٹس پروگرام میں بھی حصہ لیا۔

امریکی سفارتخانہ کی پریس اتاشی الیزبتھ کولٹن، اخبار نویس جاسم تقی استقبالیہ میں فوزیہ عزیز من اللہ کے ساتھ۔

جرنلسٹ سید جاوید اقبال مصورہ ناہید رضا اور دیگر مہمان

مشہور مصورہ نور جہاں بلگرامی سفیر پیٹرسن کو ایک تحفہ پیش کر رہی ہیں۔ بائیں جانب ناہید رضا، رفعت علوی اور مہر افروز موجود ہیں۔

نیشنل کالج آف آرٹس راولپنڈی کے پرنسپل نثار ملک (بائیں) پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس کے سربراہ نعیم طاہر اور کلچرل اتاشی کونسٹینس کولڈنگ جونز سے باتیں کر رہے ہیں۔

غلام رسول کا تعلق پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس سے ہے انہوں نے 1986 میں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی حاصل کیا اور ناردرن ایلی نوائے یونیورسٹی سے پرنٹ میکنگ اور فنون لطیفہ میں ایم اے کی ڈگری لی۔

غلام مصطفےٰ پنجاب کونسل آف دی آرٹس کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے بھی صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی حاصل کیا ہے۔ امریکہ میں قیام کے دوران انہوں نے عجائب گھروں اور آرٹس سینٹرز کے علم میں سند حاصل کی۔

رفعت علوی کراچی میں ایم وی آرٹ گیلری کی ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے 1986 سے 1987 تک امریکہ میں ڈیزائن اینڈ اورینٹیشن (Orientation) پر تحقیق کی اور انہیں نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز میں نیل ٹیٹنو وسکی (Tetnowasky) کے "کامن گراؤنڈ ورلڈ پراجیکٹ" کیلئے منتخب کر لیا گیا۔

علی کاظمی نے اپنے فن کے اظہار کے لئے منی ایچر آرٹ کا سہارا لیا ہے۔ ان کا کام ان کے اس سفر کی عکاسی کرتا ہے جو انہوں نے پنجاب کے چھوٹے دیہاتوں سے بڑے اشتہاری بورڈوں پر انسانوں کی تصویر کشی سے شروع کیا اور جوان کو پاکستان کے نمایاں ترین نیشنل کالج آف آرٹس لاہور میں تدریس کے مقام تک لے آیا۔

کلیم خان کا تعلق بلوچستان سے ہے اور انہوں نے امریکہ میں خاصی نمائشوں کا اہتمام کیا ہے۔ ان کا شمار ان چند فنکاروں میں ہوتا ہے جو اپنے فن کے اظہار کے لئے قدرتی مناظر کی نقشہ کشی کرتے ہیں۔ اس وقت کلیم خان بلوچستان یونیورسٹی کے شعبہ فائن آرٹس سے وابستہ ہیں۔

مشکور رضا ایک تجربہ کار آرٹسٹ ہیں جن کا تجربہ تین دہائیوں سے زیادہ عرصہ پر مشتمل ہے۔ ان کا کام امریکہ کی بہت ساری نجی گیلریوں کی زینت بنا ہوا ہے۔ اور ان کے فن پاروں کی بہت ساری نمائشیں ہو چکی ہیں۔

نور جہاں بلگرامی ایک آرٹسٹ، ٹیکسٹائل ڈیزائنر اور محقق کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ وہ انڈس ویلی اسکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹیکچر کی بانی ممبران میں شامل ہیں اور اس ادارے کی اولین ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے 1998 میں مارک کینوئر کے ساتھ مل کر وسکانسن یونیورسٹی، میڈیسن میں تانا بانا کے عنوان سے اپنی نمائش کا اہتمام کیا۔ یہ نمائش بعد میں دیگر امریکی شہروں میں بھی منعقد کی گئی۔

کوئی قوم برڈ فلو کے مرض پر تنہا قابو نہیں پا سکتی : برائن ہنٹ

لاہور کے امریکی قونصل خانے کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے پاکستان میڈیل سوسائٹی لاہور کے زیراہتمام برڈ فلو کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کی قومی مہم میں اظہار خیال کیا ہے جس کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

امریکہ، دنیا بھراور پاکستان میں برڈ فلو کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے صحت عامہ کی بین الاقوامی کوششوں میں پیش پیش ہے۔ ہم نے پانچ مقاصد پرمبنی عالمگیر پروگراموں کیلئے تقریباً40 کروڑ ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز ڈاکٹر ضیاءالرحمٰن، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر اسد اشرف، امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ، وائس چانسلر یووی اے ایس ڈاکٹر محمد نواز اور گنگا رام اسپتال کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر آفتاب آصف گورنمنٹ کالج برائے خواتین، چونا منڈی لاہور میں برڈ فلو کے موضوع پر ہونے والے سیمینار میں شریک ہیں۔

امریکہ، دنیا بھراور پاکستان میں برڈ فلو کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے صحت عامہ کی بین الاقوامی کوششوں میں پیش پیش ہے۔ ہم نے پانچ مقاصد پرمبنی عالمگیر پروگراموں کیلئے تقریباً40 کروڑ ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

۔ پہلا مقصد برڈ فلو کے مرض کی تشخیص کرنے اور اس وباء کو پھیلنے سے روکنے کے بارے میں قومی منصوبوں کی تیاری میں مدد دینا۔

۔ دوسرا، اس سلسلے میں تشخیصی مراکز اور لیبارٹریوں کے قیام میں مدد دینا۔

۔ تیسرا مقصد، انسانی تحفظ کے آلات اور ہنگامی طبی سامان جمع کرنے میں ملکوں سے تعاون کرنا۔

۔ چوتھا، بین الاقوامی مواصلات کی مہمات اور لوگوں تک رسائی کی سرگرمیاں شروع کرنا تاکہ لوگ برڈ فلو کے خطرات اور خود کو بچانے کے طریقوں سے آگاہ ہوسکیں۔

۔ پانچواں مقصد، اس مرض میں مبتلا ہونے والے انسانوں اور جانوروں کا علاج کرنے والوں کو تربیت دینا۔

ان کوششوں میں ہمارے بین الاقوامی شریک کار میں عالمی ادارۂ صحت، خوراک وزراعت کا ادارہ اور جانوروں کی صحت سے متعلق عالمی ادارہ شامل ہیں۔ ہم پاکستان سمیت درجنوں ملکوں کی قومی حکومتوں کے ساتھ مل کر برڈ فلو کی نشاندہی کرنے، اسے پھیلنے سے روکنے اور اس مرض پر قابو پانے کی قومی استعداد بڑھانے کیلئے کام کررہے۔

آپ پاکستان اور امریکہ کے درمیان برڈ فلو خلاف تعاون سے اس بات کا بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں دونوں ملک اس بیماری پر قابو پانے کے مقصد میں کس قدر سنجیدہ ہیں۔ یہ متعدی مرض، جو انسانوں اور جانوروں کیلئے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے، بین الاقوامی امن، سلامتی اور استحکام کیلئے بھی نمایاں خطرہ ہے۔ انسانی صحت کے لئے بڑے پیمانے پر خطرے کا باعث بننے والی برڈ فلو کی کسی بھی وباء کے ان کسانوں کیلئے سنگین اقتصادی نتائج برآمد ہوسکتے ہیں جن کا ذریعہ آمدن مرغبانی ہے۔ ہم خوراک کی فراہمی کے تحفظ، صحت مند مرغیوں کی افزائش اور لوگوں کو برڈ فلو کے مرض سے بچانے میں مدد دینا چاہتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے امریکہ، پاکستان اور دنیا بھر کے سائنسدانوں اور صحت عامہ کے حکام کے ساتھ مل کر کام کرتا رہے گا۔

فی الوقت برڈ فلو کو دوسری کئی متعدی بیماریوں کے مقابلے میں کم خطرناک تصور کیا جارہا ہے ، لیکن یہ ایک حقیقی خطرہ ہے۔ دنیا بھر میں اس کے نمایاں اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ 1996 میں جب سے برڈ فلو کا انتہائی متعدی وائرس پھیلا ہے، یہ تین براعظموں کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے کم ازکم 68 ملکوں کے پرندوں میں اس مرض کے اثرات پائے گئے ہیں۔ پاکستان میں دسمبر 2003 کے بعد مرغیوں میں ایچ فائیو این ون کی وباء پھیلنے کے 77 واقعات سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے نصف یعنی 47 واقعات 2007 میں پیش آئے۔ دنیا بھر میں کم ازکم 340 افراد اس مرض میں مبتلا ہوئے، جن میں سے 200 سے زائد ہلاک ہوچکے ہیں۔ ان میں ایک شخص پچھلے سال دسمبر میں پاکستان میں ہلاک ہوا۔

یہ تمام اموات المناک ہیں اور اس فوری ضرورت کی جانب توجہ دلاتی ہیں کہ ہمیں اپنے مالی وسائل، سائنسی علم اور علاج معالجے کی بہترین سہولتیں برڈ فلو سے انسانی جانوں کے مزید نقصان کو روکنے کیلئے وقف کردینی چاہئیں۔

دہشت گردی کے خلاف اسلامی تعلیمات ۔ ایک مباحثہ

امریکہ میں امام یحیٰ ہندی اور کراچی، اسلام آباد، پشاور اور لاہور میں اسلامی سکالروں کے درمیان ویڈیو کانفرنسوں کے ذریعے " تمام لوگوں کے ساتھ امن قائم کرنے " کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر مکالمہ ہوا ہے۔

یحیٰ ہندی واشنگٹن ڈی سی کی جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں امام ہیں۔ وہ فریڈرک، میری لینڈ کی اسلامی سوسائٹی اور بیتھسڈا (Bethesda) میری لینڈ کے نیشنل نیول میڈیکل سینٹر میں بھی امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ شمالی امریکہ کی فقہ کونسل کے رکن اور ترجمان بھی ہیں۔

اس مکالمے کا اہتمام اسلام آباد میں امریکی سفارتخانے اور کراچی، پشاور اور لاہور میں امریکی قونصل خانوں نے کیا تھا۔ دونوں پروگراموں کا بنیادی موضوع دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف شمالی امریکہ کی فقہ کونسل کا فتویٰ تھا۔

18 مارچ کو اسلام آباد میں ہونے والی ویڈیو کانفرنس کے شرکاء میں پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل کے سکالروں کے علاوہ دیگر دانشور، انسانی حقوق کے علمبردار اور سفارتکار شامل تھے۔ امام ہندی نے دہشت گردی کے خلاف اسلامی تعلیمات کی وضاحت کی اور شرکاء سے اتفاق کیا کہ لوگوں میں اس بارے میں آگاہی پیدا کرنے کی کوششیں تیز کی جانی چاہئیں کہ امن اور بقائے باہمی کی

لاہور میں سامعین ڈیجیٹل ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ امام یحیٰ ہندی کی گفتگو سن رہے ہیں۔

اقدار ہی اسلام کی اقدار ہیں۔ اسلام آباد میں کانفرنس کے شرکاء میں اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر محمد خالد مسعود اور نظریاتی کونسل سے ان کے ساتھی ڈاکٹر اے آر کمال، ڈاکٹر محسن مظفر نقوی اور ڈاکٹر ناصر زیدی شامل تھے۔

کراچی میں 17 مارچ کو ہونے والے مکالمے میں تمام فرقوں کے ممتاز مذہبی سکالروں اور امریکہ کے زیر انتظام تبادلے کے پروگرام کے طالب علموں نے حصہ لیا۔ مکالمے میں میزبان کا کردار ادا کرنے والا پینل، تنظیم المدارس کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن اور کراچی یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالرشید پر مشتمل تھا۔

امام ہندی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا " مسلمان سکالر ہونے کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے نوجوانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں سچائی کا راستہ دکھائیں۔ ہمیں اپنے بھائیوں کی سوچ تبدیل کرنے کا عمل جاری رکھنا چاہیئے۔"

پشاور میں ہونے والے پروگرام میں امام ہندی کے ساتھ مکالمے میں سات علماء اور مذہبی سکالروں نے حصہ لیا۔ شرکاء نے خودکشی اور بے گناہ لوگوں پر حملوں کے خلاف قرآن مجید کی تعلیمات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے فقہ کونسل اور پاکستان اور بھارت میں علماء کی طرف سے جاری کئے جانے والے اسی طرح کے فتویٰ کی اہمیت واضح کی۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف تعلیمات کے بارے میں لوگوں میں زیادہ سے زیادہ شعور اجاگر کرنے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

لاہور میں ہونے والی ویڈیو کانفرنس میں علماء، مذہبی سکالروں، صحافیوں اور قانون کے طالب علموں نے شرکت کی۔ لاہور کا پینل، مدارس میں جدید تعلیم کے فروغ سے متعلق تنظیم ارقم فاؤنڈیشن کے بانی ڈاکٹر محمد امین اور جامعہ اشرفیہ کے ادارے ام القراء کے پرنسپل پروفیسر ایس ایم رفیع پر مشتمل تھا۔

امام ہندی نے لاہور کے حاضرین کو پیغام دیا کہ مذہبی انتہا پسندی اور اس نظریئے کے بارے میں کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہے، دین کی اندر اور مذاہب کے درمیان مکالمے کو فروغ دیا جائے۔

شمالی امریکہ کی فقہ کونسل نے دہشت گردی کے خلاف فتویٰ جولائی 2007 میں جاری کیا تھا۔

پاک امریکہ اشتراک بدستور مستحکم رہے گا۔ نیگروپونٹے

امریکی نائب وزیر خارجہ جان ڈی نیگروپونٹے اور معاون وزیر خارجہ رچرڈ اے باؤچر نے 25 سے 27 مارچ کے دوران پاکستان کا دورہ کیا اور پاکستان میں جمہوری عمل کے ذریعہ تبدیلی کی حمایت اور پاکستان کے عوام کے ساتھ امریکہ کی وابستگی کے عزم کا اعادہ کیا۔

نائب و معاون وزرائے خارجہ نے جو پاک امریکہ تعلقات کے حوالے سے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کے لئے باقاعدگی کے ساتھ پاکستان کا دورہ کرتے رہتے ہیں، اسلام آباد، پشاور اور کراچی کے دورے کے دوران سرکاری حکام، سیاسی جماعتوں کے قائدین، قبائلی عمائدین، سول سوسائٹی کے رہنماؤں اور کاروباری شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔

امریکی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ دورہ میرے وقتاً فوقتاً ہونیوالے دوروں کا حصہ ہے، جس کے ذریعہ مجھے پاکستان کے حکام، سیاسی اور عسکری رہنماؤں اور سول سوسائٹی کے نمائندوں سے ملاقاتوں کا موقع ملتا ہے۔ مجھے حال ہی میں کامیابی سے منعقد کرائے گئے انتخابات پر مبارکباد دینے اور آپ کے ملک کیلئے اپنی مضبوط دوستی اور حمایت کا اعادہ کرنے کا بھی موقع ملا۔

ڈپٹی سیکریٹری نے کہا کہ یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک اہم موقع ہے، جب پارلیمانی قیادت اپنی ذمہ داریاں سنبھال رہی ہے، قانون سازی کے لائحہ عمل کا تعین کر رہی ہے اور نئی حکومت تشکیل پا رہی ہے۔ پورے سیاسی منظر سے تعلق رکھنے والے قائدین اِس عمل میں مل کر حصہ لے رہے ہیں۔

اسلام آباد میں قیام کے دوران اُنہوں نے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، صدر پرویز مشرف، سپیکر قومی اسمبلی فہمیدہ مرزا، پاکستان پیپلز پارٹی کے قائد آصف علی زرداری، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف اور چیف آف آرمی سٹاف اشفاق پرویز کیانی سے ملاقاتیں کیں۔

اُنہوں نے کہا کہ ہم خیبر پولیٹیکل ایجنٹ سید امیر الدین شاہ، خیبر ایجنسی کے قبائلی زعماء 11 ویں کور کے کمانڈر جنرل مسعود اسلم اور گورنر سرحد اویس احمد غنی سے ملاقاتیں کیں۔ ہمارے وفد کو وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں کے لئے امریکی امداد کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ ہماری حکومتیں اِن فنڈز کو اشد ضروری سڑکوں اور اسکولوں کی تعمیر کے لئے کیسے استعمال کررہی ہیں۔ اس امداد کی مالیت 150 ملین ڈالر سالانہ ہے۔

نائب وزیر خارجہ نے کراچی کو متحرک ساحلی شہر قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ شہر عالمی معیشت میں ایک کلیدی تجارتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُنہوں نے کراچی کے ناظم سید مصطفیٰ کمال، گورنر سندھ عشرت العباد خان اور امریکن بزنس کونسل کے ارکان سے ملاقات کیں۔

نائب وزیر خارجہ نیگروپونٹے نے کہا کہ رواں ہفتہ کے دوران، بہت سے لوگوں نے ہم سے پاک امریکہ تعلقات کے مستقبل کے بارے میں سوال کیا۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ پاک امریکہ اشتراکِ کار مضبوط رہے گا اور ہم اسے ایک ایسا مسلسل قریبی اور مفید اتحاد دیکھتے ہیں، جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ ہوگا۔ امریکہ، پاکستان کے تمام رہنماؤں کے ساتھ مل کر تشدد آمیز انتہاپسندی سے لڑائی سے لے کر تعلیمی بہتری اور اقتصادی مواقع سمیت تمام دوطرفہ امور پر کام کرنے کا عہد کررکھا ہے۔

نائب وزیر خارجہ نے اس ملک میں اور دنیا بھر میں ہونے والی تشدد آمیز انتہاپسندی سے نمٹنے کے لئے کثیرالجہت حکمت عملی اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کا کوئی واحد حل نہیں ہے۔

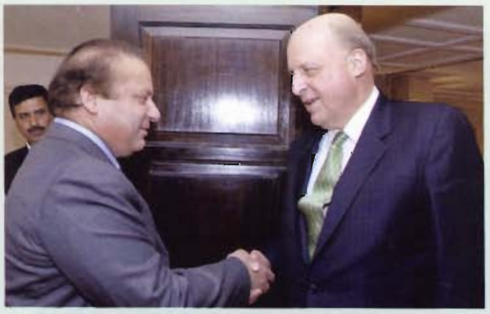

اُنہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہم عسکریت پرمبنی انتہاپسندی کے مسئلہ اور درپیش دیگر مسائل کو ایک متفقہ طریقہ کار کے تحت حل کرنا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ باہمی تعاون سے ہونا چاہیئے، یکطرفہ اقدامات کے ذریعہ نہیں۔ اور یہ کہ اگر ان مسائل کا پائیدار حل تلاش کرنا ہے تو یہ کام مل جل کر ہونا چاہیئے۔

جان نیگروپونٹے نے زور دے کر کہا کہ میرے تمام پاکستانی ساتھیوں نے ایک نکتہ کو ضرور اُٹھایا۔ اُن میں سے ہر ایک نے اس خواہش کا اعادہ کیا کہ پاکستان اور امریکہ کے مابین اچھے تعلقات ہونے چاہئیں۔ میں نے اپنی جانب سے پاکستان کے ساتھ مضبوط دوستی اور تمام شعبوں میں بشمول اقتصادی، سلامتی، ترقی یا دیگر معاملات میں اچھے، دیرپا اشتراکِ کار کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس لئے میرے خیال میں پاک امریکہ تعلقات مستحکم کرنے کی خواہش موجود ہے۔

یوایس ایڈ کی جانب سے صحت کے منتظمین کیلئے تولیدی صحت کی تربیت

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) نے 4 مارچ 2008ء کو سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے 25 ضلعی ہیلتھ مینجرز میں قائدانہ مہارتوں اور تولیدی صحت کے بارے میں لوگوں کی خدمات کے کورس کی اسناد تقسیم کیں۔

یوایس ایڈ کے شعبہ صحت کی سربراہ میری اسکیری نے کہا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ نوزائیدہ اور بچوں کی شرح زندگی میں گزشتہ دس برسوں کے دوران کوئی زیادہ تبدیلی نہیں آئی اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر پیدائش میں تین سے پانچ سال کا وقفہ کر دیا جائے تو نوزائیدہ اور بچوں کی شرح اموات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تربیت اِن ضلعی مینجرز کو اس قابل بنادے گی کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں پیدائش میں وقفہ کے بارے میں نمایاں طور پر آواز بلند کرسکیں۔

اس کورس کے ذریعہ ہیلتھ مینجرز کو اپنے علاقوں میں آبادی کے محرکات کے اثرات اور تولیدی صحت کے مسائل کا جائزہ لینے کی تربیت دی گئی ہے۔ یہ افراد اب اپنے اپنے متعلقہ علاقوں میں صحت اور ترقی کے درپیش مسائل سے نمٹنے کیلئے بہتر طور پر تیار ہیں۔

آٹھ روزہ تربیتی ورکشاپ یوایس ایڈ کے زندگی اور صحت کو بہتر بنانے کے پنج سالہ منصوبہ (FALAH) کا حصہ ہے، جس کی مالیت 60 ملین ڈالر ہے۔ FALAH کے منصوبہ پر پاکستان کے 20 اضلاع میں عمل درآمد کیا جارہا ہے اور اس کے تحت مانع حمل ادویات اور بچوں کی پیدائش میں وقفہ کے طریقوں تک رسائی کو بڑھایا جارہا ہے تاکہ پاکستان میں ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی بلند شرح اموات کو کم کرنے میں مدد دی جاسکے۔

اِس منصوبہ کے لئے اعانت حکومتِ امریکہ کی جانب سے پاکستان کو پانچ برسوں کے دوران دی جانے والی ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد کا حصہ ہے جس سے اقتصادی نمو، تعلیم، صحت عامہ اور حکمرانی کو بہتر بنایا جائے گا اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیرِ نو کے کاموں میں مدد دی جائے گی۔

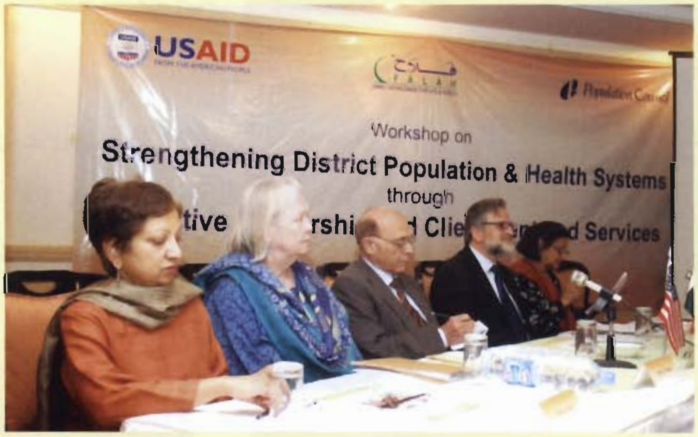

یوایس ایڈ کی ڈائریکٹر ہیلتھ میری اسکیری محکمہ صحت کے ضلعی حکام کے ساتھ۔ (بائیں سے) ڈاکٹر زیبا ستار، کنٹری ڈائریکٹر، پاپولیشن کونسل پاکستان، میری اسکیری، ڈائریکٹر ہیلتھ یوایس ایڈ، پروفیسر ڈاکٹر اے جے خان، وزیر بہبود آبادی، جان ٹاؤن سینڈ، ڈائریکٹر تولیدی صحت، پاپولیشن کونسل، نیویارک اور شاہد ظفر، چیف آف پارٹی، فیملی ایڈوانسمینٹ فار لائف اینڈ ہیلتھ (فلاح) تربیتی ورکشاپ میں شریک ہیں۔